نجات کا راستہ
إعداد
فيصل بن سكيت السكيت
لنبلغ الإسلام معاً
المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالنسيم
الرياض — حي المنار - مقابل العيادات الخارجية لمستشفى اليمامة
هاتف: ٢٣٢٨٢٢٦ - ٢٣٥٠١٩٤ فاكس: ٢٣٠١٤٦٥
ص.ب: ٥١٥٨٤ الرياض ١١٥٥٣
أردو
٢٤

المكتب التعاونى للدعوة والارشاد
وتوعية الجاليات بالنسيم
سلسلة رسائل توجيهية : (۱۱) اردو

الطريق الى النجاة

كيف تكون مسلما؟

نجات کا راستہ

اعدها::
فيصل بن سكيت السكيت غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين
عضو الدعوة بوزارة الشئون الاسلامية والاوقاف والدعوة والارشاد
مترجم:
محمد قاسم عناية الله الدهلوى :غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين
نظر ثانى:
محمد فرقان السلفى (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

قام بالطباعة:
المكتب التعاونى للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالنسيم
تحت اشراف وزارة الشئون الاسلامة والاوقاف والدعوة والارشاد
ص.ب: ۵۱۵۸۴، الرياض: ۱۱۵۵۳، المملكة العربية السعودية
هاتف: ۲۳۲۸۲۲۶ ـ ۵، ۲۳۵۰۱۹۴، فاكس: ۲۳۰۱۴۶۵

بسم الله الرحمن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُه وَنَسْتَعِيْنُه وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه وَاَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ...... اَمَّا بَعْدُ:

ہم نے یہ مختصر سا رسالہ مبادی الاسلام اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو اسلام قبول کرنا چاہتا ہو. یہ بات اچھی طرح جان لیجئے کہ اسلام ہی نجات اور فلاح و بہبودی کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾(اٰل عمرٰن:۱۹)'' بیشک اللہ تعالی کے نزدیک دین اسلام ہی ہے''نیز اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾(اٰل عمرٰن: ۸۵)

'' جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا''

جب آپ نے یہ جان لیا (کہ اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہیں) تو یہ بھی جان لیں کہ اسلام کے ارکان پانچ ہیں. جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحیح حدیث میں بیان فرمایا ہے: (بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّااللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ،وَحَجِّ الْبَيْتِ)''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ،اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکواۃ ادا کرنا، رمضان مبارک کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا''. (بخاری و مسلم).

(ا) توحید و رسالت کی توضیح و تشریح

(ا) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ،اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں.

کلمہ شہادت کا معنی

اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ،اور یہ کلمہ غیر اللہ کی الوہیت کا یقینی طور پر انکار کرتا ہے ،اور صرف اللہ وحدہ کے لئے حقیقی عبادت ثابت کرتا ہے. اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ هُوَ الْبَاطِلُ ﴾(الحج:٦٢)

''یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے ،اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے''یعنی غیر اللہ کے لئے عبادتوں میں سے کسی بھی عبادت کا کرنا جائز اور

صحیح نہیں ہے. اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهاً اٰخَرَ لَابُرْهَانَ لَه بِهِ فَاِنَّمَا حِسَابُه عِنْدَ رَبِّهِ اِنَّه لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾(المومنون:۱۱۷)

''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے، بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں''

اور یہ عظیم کلمہ اپنے کہنے والے کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا ہے، اور نہ اسے دائرہ اسلام میں داخل کر سکتا ہے، اِلّا یہ کی وہ کہنے والا اس کے معنی کو اچھی طرح سے جانتا، اس کے مطابق عمل کرتا اور اس کی تصدیق کرتا ہو؛ اس لئے کہ اسے منافقوں نے بھی کہا؛ لیکن اس کے باوجود وہ جہنم کے آخری پلے میں ہوں گے؛ کیونکہ نہ تو وہ اس پر ایمان لائے، اور نہ ہی اس کے مطابق عمل کئے.

اور یہی حال قبر کے پجاریوں کا بھی ہے. کہ وہ کلمہ کہنے کے باوجود اپنے قول وکردار سے اس کی مخالفت کرتے ہیں. تو یہ کلمہ ان کے حق میں فائدہ مند نہیں؛ کیونکہ انھوں نے اپنے اعمال واقوال سے اس کی مخالفت کی ہے.

کلمہ توحید (لا الہ الا اللہ) کی آٹھ شرطیں ہیں

(۱) علم: یعنی اس کے معنی کو جاننا جو جہالت کے منافی ہے.

(۲) **یقین:** جو شک کے منافی ہے. اس کے کہنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی حقیقی معبود ہے.

(۳) **اخلاص:** یعنی بندہ اپنی تمام عبادتوں کو اپنے رب کے لئے خالص کردے.

(۴) **صدق:** جو جھوٹ کے منافی ہے. اس کے اقرار کرنے والے کو چاہئے کہ اس کا دل اس کی زبان کے اور زبان دل کے موافق ہو. (یعنی جو دل میں ہو اسی کا اظہار بھی کرے).

(۵) **محبت:** یعنی اللہ سے محبت بھی رکھتا ہو، ورنہ اگر اس کے دل میں محبت نہیں تو پھر وہ کافر ہو جائے گا. (یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا).

(٦) **انقیاد:** صرف اللہ واحد کی عبادت کرتا ہو اور اس کی شریعت کے تابع ہو، اور اس کی سچائی اور حقانیت کا بھی معتقد ہو.

(۷) **قبول:** کلمہ توحید جو اللہ واحد کی عبادت اور اس کے سوا جن (معبودان باطلہ) کے انکار پر دلالت کرتا ہے اسے قبول کرلے.

(۸) **وہ غیر اللہ** کی عبادت کا اس طرح سے منکر ہو کہ انھیں باطل جانتے ہوئے ان سے بالکل بری ہو.

(ب) محمد ﷺ کے رسالت کی شہادت کا مطلب

ہم اس بات کی گواہی دیتے ہوئے اس پر ایمان بھی رکھیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے آخری نبی ورسول ہیں. اور آپ ﷺ نے جن چیزوں کا حکم دیا ان میں آپ کی اطاعت کو ضروری سمجھیں. اور آپ کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کریں. اور جن کے کرنے سے منع کیا، یا روکا، ان سے اجتناب اور دوری اختیار کریں. اور جو طریقہِ عبادت ہمیں دے کر گئے اسی طرح ہم اللہ کی عبادت کریں.

(۲) اَلصَّلاۃُ (نماز)

دن رات میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نماز کو فرض قرار دیا ہے. اور وہ (فجر کی دو رکعت، ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی چار رکعتیں ہیں).

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز سے پہلے پاک وصاف اور باوضو ہو. اب اگر ناپاکی چھوٹی ہے، جیسے پیشاب وپاخانہ یعنی حدث اصغر ہو تو ایسی صورت میں وہ پیشاب وپاخانہ کے لئے استنجا کرے پھر وضو کرے؛ البتہ جو سو گیا ہو، یا اس سے ہوا خارج ہوئی ہو تو وہ صرف وضو کر لے. اور اگر حدث اکبر جیسے جنابت، یا جماع (ہمبستری)، یا نفاس اور حیض ہو تو ان پر پہلے غسل واجب ہے پھر اس کے

بعد وضو.

خصوصاً مردوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ پنجوقتہ نماز عام مسلمانوں کے ساتھ مسجدوں میں باجماعت ادا کریں. ان کے لئے بلا عذر جماعت کا چھوڑنا جائز نہیں جیسے بیماری یا خوف وغیرہ ہو. اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کی ساری کیفیت کو تکبیرہ تحریمہ سے لیکر سلام پھیرنے تک جانتا ہو. نماز کو وقت کے بعد پڑھنا کسی حال میں جائز نہیں؛ بلکہ حتی المقدور اسے وقت مقررہ پر پڑھے. اور عورتوں کے لئے بہتر اور افضل ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھیں. اور یہ بات جان لیجئے کہ نمازی مسلم ہے اور بے نمازی مسلمان نہیں.

عورتوں کے متعلق ایک اور بات یہ ہے کہ وہ حالت حیض اور نفاس میں نماز سے رک جائیں گی. پھر پاک ہوتے ہی غسل کر کے نماز شروع کر دیں گی.

(۳) زکاۃ

ایک سال پورا ہونے پر جب مال نصاب کو پہونچ جائے تو اس میں سے ڈھائی فیصد مالداروں سے لے کر کے فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کرنے کو زکواۃ کہتے ہیں.

(۴) رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھنا

ایک مسلمان کو اللہ رب العالمین کی عبادت کے خاطر طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانا، پانی اور جماع (ہمبستری) جیسے امور کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے.

اور حیض و نفاس والی عورتیں روزہ اور نماز چھوڑ دیں گی؛ حتی کہ جب وہ پاک ہو جائیں گی تو غسل کر کے نماز اور روزہ پابندی سے رکھنا شروع کر دیں گی. اور آئندہ رمضان سے پہلے پہل اپنے چھوڑے ہوئے روزہ کی (قضا) کریں گی.

البتہ چھوڑے ہوئے روزہ کی قضا عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجۃ) میں نہیں کریں گی. اور اسی طرح ان پر نماز کی قضا بھی نہیں ہے.

اکیلے جمعہ کے دن بھی روزہ رکھنا منع ہے. اللہ جل جلالہ نے مریض اور مسافر کو رمضان کے دنوں میں افطار کی رخصت دے رکھی ہے ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضاً اَوْ عَلٰى سَفرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾(سورة البقرة: ١٨٤)" لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو، یا سفر میں ہو. تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے"

جو رمضان کے روزے چھوڑ دئے ہیں. ان پر قضا واجب ہے؛ لیکن یہ حضرات بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھیں جس میں رکھنا منع ہے جیسا کہ اوپر گذرا.

(۵) حجّ

ہر مستطیع (یعنی جس کے پاس زاد سفر اور سواری وغیرہ موجود ہو) مسلمان مرد ہو، یا عورت پر عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے. البتہ عورت پر حج اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ محرم جیسے باپ، شوہر، بھائی، بیٹا وغیرہ نہ پا جائے. اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

(آل عمران:۹۷) ''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے''

اگر کوئی دوبارہ، سہ بارہ حج کرے تو وہ اجر عظیم کا مستحق ہوگا؛ لیکن فرض ایک ہی مرتبہ ہے.

یہ ہیں ارکان اسلام جن کا تذکرہ مختصر شرح کے ساتھ گذرا.

تنبیہ

نصاری عیسیٰ۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ کے معبود، یا تین میں کا تیسرا، یا ان کے اللہ کے بیٹے ہونے، اور انھیں قتل و پھانسی دیئے جانے کا دعوی کرتے ہیں. جب کہ یہ سب باطل ہے. صحیح بات یہ ہے کہ عیسیٰ۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں. اور وہ دوسرے رسولوں جیسے ایک بشر ہیں. ان کے اندر الوہیت، یا ربوبیت کی کوئی خصوصیت نہیں ہے. اور نہ ہی وہ قتل کیے گئے، اور پھانسی دیے گئے ہیں؛ بلکہ جب یہود نے انھیں قتل کرنا چاہا، تو اللہ نے انھیں دوسرے آسمان کی طرف اٹھالیا. اور وہ دوبارہ قیامت سے پہلے اتریں گے. صلیب کو توڑیں گے. اور سور کو قتل کریں گے. اور کسی نئی شریعت کی بجائے شریعت محمدی ﷺ جو ہمارے نبی ہیں. کی مطابق فیصلہ صادر فرمائیں گے. جب

تک اللہ چاہے گا اس وقت تک ٹھہرنے کے بعد انھیں موت آئے گی. اور وہ بھی قیامت کے روز عام لوگوں کی طرح سے اٹھائے جائیں گے.

ارکان ایمان چھ ہیں

(۱) اللہ پر ایمان لانا. (۲) فرشتوں پر ایمان لانا. (۳) کتابوں پر ایمان لانا. (۴) رسولوں پر ایمان لانا. (۵) یوم آخرت پر ایمان لانا.
(۶) تقدیر پر ایمان لانا.

(۱) اللہ پر ایمان لانے کا مطلب

ہم اس بات پر یقین رکھیں کہ صرف اللہ وحدہ ہی حقیقی رب ہے. اس کا نہ تو کوئی شریک ہے، اور نہ ہی کوئی مدد گار. وہی پیدا کرنے والا، روزی رساں، نفع و نقصان پہونچانے والا، اکیلے ہی عبادت کا مستحق ہے. اور نہ تو کوئی اس کا شریک و ساجھی ہے. اور وہ بے مثل ہے. اور اس کی ذات سننے والی اور دیکھنے والی ہے.

(۲) فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب

عالم غیب میں رہنے والے، ہم ان کو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں. وہ اللہ کے مکرم اور باعزت بندے ہیں. اللہ کے حکم کو بغیر نافرمانی کئے بجالاتے ہیں. ربوبیت اور الوہیت میں سے کسی بھی چیز کے مالک نہیں. اللہ نے انھیں نور سے

پیدا کیا ہے اور وہ بے شمار ہیں اللہ کے علاوہ کوئی بھی ان کی تعداد نہیں جانتا ہے.

اور ان پر ایمان لانا چار چیزوں کو شامل ہے.

(۱) ان کے وجود پر ایمان لانا.

(۲) ہم ان میں سے جن کا نام جانتے ہیں ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں جیسے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل۔ علیھم الصلاۃ والسلام۔ وغیرہم، اور جن کا نام نہیں جانتے ان پر بھی اجمالی طور پر ایمان رکھتے ہیں.

(۳) ہم ان میں سے جن کے صفات جانتے ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں. جیسے جبرائیل کی صفت: اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں ان کی اصلی شکل میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں جو آسمان کو بالکل گھیرے ہوئے ہیں.

(۴) ہم ان کے اعمال پر بھی ایمان رکھتے ہیں. ان میں سے بعض اللہ کی وحی پر مامور ہیں، جن کو اللہ تعالی انبیاء ورسل۔ علیھم الصلاۃ والسلام۔ کی طرف بھیجتا ہے جیسے جبرائیل۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور بعض بارش برسانے اور پودا اگانے پر مامور ہیں جیسے میکائیل۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور بعض قیامت کے وقت صور پھونکنے پر مامور ہیں جیسے اسرافیل ۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور بعض موت کے وقت روح قبض کرنے پر مامور ہیں جیسے ملک الموت علیہ السلام.

(۳) کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب

وہ کتابیں جنھیں اللہ تعالی نے اپنے رسولوں۔ علیھم السلام۔ پر لوگوں کی ہدایت کی خاطر، نیز حق کو واضح اور بیان کرنے کے لئے اتاری ہیں. ان پر ایمان لانے کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے.

(۱) ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ حقیقت میں اللہ کی جانب سے نازل ہوئی ہیں.

(۲) ہم جن کے نام جانتے ہیں ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں. جیسے:

قرآن مجید: جو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اتارا گیا.

تورات: جو موسی ﷺ پر اتاری گئی.

زبور: جو داوٗد ﷺ پر اتاری گئی.

انجیل: جو عیسی ﷺ پر اتاری گئی.

اور جس کو ہم نہیں جانتے اس پر بھی ہمارا اجمالی ایمان ہے.

(۳) ہم ان میں موجود چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں: جیسے قرآن مجید میں جو چیزیں ہیں. اور پچھلی کتابوں میں جو تحریف سے محفوظ اخبار ہیں ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں.

(۴) قرآن مجید میں جو کچھ بھی ہے ہم اس پر خوشی ورضامندی سے عمل پیرا ہوتے ہیں. چاہے اس کی حکمت سمجھیں یا نہ سمجھیں. اور قرآن مجید تمام پچھلی کتابوں کو نسخ کرنے والا ہے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے. ﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِناً عَلَیْهِ﴾(سورۃالمائدۃ:۴۸).

"اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے. جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے،اور ان کی محافظ ہے"

اور بعض کتابیں جیسے توریت اور انجیل وغیرہ کو یہود و نصاری نے تحریف و تبدیل کر دیا ہے. اور ان کے موجودہ مشہور و معروف چار نسخے یہ ہیں. (متی ،لوقا، مرقس،یوحنا) .ان چاروں نسخوں میں باہم تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے،بلکہ بعض نسخے جو کئی بار چھپے ہیں،ان میں بھی طباعت کے مختلف ہونے کی وجہ سے فرق ہے. اور اس کے برعکس قرآن مجید کا ایک ہی نسخہ ہے جس کے لاکھوں نسخے چھپنے،اور پوری دنیا میں تقسیم ہونے کے باوجود اس میں ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں پایا جاتا ہے. اور یہ بہت بڑا معجزہ ہے. اللہ تعالی فرماتا ہے. ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَاالذِّکْرَ وَاِنَّا لَه' لَحٰفِظُوْنَ﴾(سورۃ الحجر:۹)"ہم نے ہی اس قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"

(۴)رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب

وہ بشر ہیں لیکن اللہ تعالی نے انھیں رسالت سے نوازا ہے. اور ان کی جانب شریعت کی وحی کی ہے. اور انھیں اس کی تبلیغ کا حکم بھی دیا ہے. مثلا نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی علیھم الصلواۃ والسلام. اور سب سے آخری نبی اور رسول ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں. اور ایمان بالرسل مندرجہ ذیل چیزوں کو شامل ہے.

(۱)اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ عزوجل کی جانب سے ان کی رسالت حق ہے. اور جس نے ایک رسالت کا انکار کیا، تو گویا کہ اس نے ساری رسالتوں کا انکار کیا.

(۲)ہم جن کا نام جانتے ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں. اور جن کا نہیں جانتے ان پر بھی اجمالی ایمان رکھتے ہیں.

(۳)ان کی صحیح خبریں جو ہم تک پہونچی ہیں. اس کی تصدیق کرتے ہیں.

(۴)ان میں سے جو ہماری طرف بھیجے گئے ہیں. ان کی شریعت پر ہم عمل پیرا رہیں. اور وہ ہمارے آخری نبی جناب محمد ﷺ ہیں جنھیں پوری دنیا کی طرف بھیجا گیاہے. اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے.

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾

(سورة النساء:٦٥).

”سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں. پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں. ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں. اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کرلیں“.

(۵) آخرت کے دن پر ایمان لانا

وہ قیامت کا دن ہے. جس دن اللہ تعالی حساب و کتاب اور بدلے کے لئے اٹھائے گا. اور اس کا نام آخرت کا دن اسی لئے رکھا گیا ہے. کہ وہ اس دنیا کا آخری دن ہو گا. اور اللہ تعالی اپنے حکم سے تمام لوگوں کو قبروں سے اٹھائے گا. تو جنتی لوگ جنت اور دوزخی لوگ دوزخ میں اللہ کے حکم سے اپنے اپنے ٹھکانوں میں چلے جائیں گے. اور آخرت پر ایمان ہی کے ضمن میں یہ چیزیں بھی آتی ہیں.

(۱) اللہ تعالی لوگوں کو قبروں سے اٹھائے گا. تو ساری کائنات کے مردے ابتداء آفرینش سے لیکر آخری دن تک نکل پڑیں گے. اللہ تعالی فرماتا ہے. ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ﴾ (سورة المومنون:۱۵،۱۶).

”اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے“.

(۲) حساب اور جزاء پر ایمان لانا: کہ اللہ تعالی بندے کا حساب اس کے عمل کے مطابق کرے گا. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ﴾ (سورة الغاشية:۲۵،۲٦) ''بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے، پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے ان کا حساب لینا''.

(۳) جنت اور جہنم پر ایمان لانا: کہ وہ دونوں ساری مخلوق کے ابدی ٹھکانے ہیں. جنت نعمتوں والا گھر اللہ تعالی نے اسے ان متقی مومنوں کے لئے تیار کر رکھا ہے. جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں. اور اللہ کے حکم کی بجا آوری قلب خالص سے کرتے ہیں. اور اس کے رسول کی اتباع کرتے ہیں. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ (سورة القمر:۵۴،۵۵).

''یقیناً ہمار اڈر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہوں گے، راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس''.

جہنم جو دار عذاب ہے. اللہ تعالی نے اسے ظالموں اور کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُوْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقاً﴾ (سورة الكهف:٢٩).

”اور اعلان کردے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمھارے رب کی طرف سے ہے. اب جو چاہے ایمان لائے. اور جو چاہے کفر کرے. ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انھیں گھیر لیں گی. اگر وہ فریادرسی چاہیں گے. تو ان کی فریادرسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، جو چہرے بھون دے گا. بڑا ہی برا پانی ہے، اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے“.

اور یوم آخرت پر ایمان لانا درج ذیل امور کا متقاضی ہے.

(١) فتنہ قبر پر ایمان لانا: اور وہ میت کے دفنانے کے بعد اس کے رب، دین اور نبی ﷺ کے بارے میں سوال کیا جانا. تو اللہ مومنوں کو صحیح جواب پر قائم رکھے گا، اور وہ ان کا جواب: میرا رب اللہ ہے. میرا دین اسلام ہے. اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں کہہ کردے گا. لیکن ظالم اور کافر لوگ کہیں گے. ہائے ہائے میں نہیں جانتا. اور منافق یا شکی آدمی جواب دے گا. میں نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے سنا، تو میں بھی وہ کہہ بیٹھا.

(٢) قبر کی نعمت اور عذاب پر ایمان لانا: قبر کا عذاب منافق اور کافر ظالموں کو ہوگا. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَلَوْتَرٰىٓ اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ﴾ (سورة الانعام:۹۳).

"اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے. اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو تو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی".

(۶) تقدیر پر ایمان لانا

قرآن و سنت کی صحیح اور واضح نصوص و دلائل اچھی اور بری تقدیر کے ایمان کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں. اور یہ ایمان کے چھ اصولوں میں سے ایک ہے. کہ اس پر بغیر ایمان لائے بندے کا اسلام اور ایمان مکمل نہ ہو گا. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِي كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ﴾ (الحج:۷۰).

"کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے. یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے. اللہ تعالی پر تو یہ امر بالکل آسان ہے".

نیز اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿مَآاَصَابَ مِن مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِى

كِتٰبٍ مِن قَبْلِ اَنْ نَبْرَاَهَا اِنَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰه يَسِيْر﴾
(الحديد:٢٢).

"نہ کوئی مصیبت دنیامیں آتی ہے نہ (خاص) تمھاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے. یہ (کام) اللہ تعالی پر (بالکل) آسان ہے".

نیز اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿اِنَ كُلَ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر:٤٩) "بیشک ہم نے (ہر چیز کو ایک مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے".

اور علماء رحمھم اللہ نے تقدیر پر ایمان کے مراتب یوں بیان کئے ہیں.

(ا) علم: اللہ سبحانہ وتعالی ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے ہی اپنے ازلی علم میں جانتا ہے. یعنی ہر چیز کی مقدار، وقت، عمر اور روزی یہ تمام چیزیں مکمل تفصیل سے ہمیشہ سے جانتا ہے. اور جانتا رہے گا.

(۲) کتابت: اس بات پر بھی ایمان رکھنا کہ ہر چیز کو اللہ تعالی نے لوح محفوظ میں بیان کر دیا ہے. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَمَاءِ وَالْاَرضِ اِنَ ذٰلِكَ فِي كِتٰبٍ اِنَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْر﴾ (الحج:٧٠) "کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے. یہ سب لکھی ہوئی کتاب

میں محفوظ ہے. اللہ تعالی پر تو یہ امر بالکل آسان ہے".

(۳) اس بات پر ایمان رکھنا کہ جو چیز اللہ چاہتا ہے وہی ہو تا ہے. اور زمین و آسمان میں سب کچھ اس کی مشیت اور ارادے سے ہی وقوع پزیر ہوتی ہیں. اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَقِيْمَ وَمَا تَشَآءُ وْنَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (التکویر:۲۸،۲۹)

"(بالخصوص) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے، اور تم بغیر پرور دگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے".

(۴) اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی تمام مخلوقات اور کائنات کا پیدا کرنے والا، اور روجود بخشنے والا ہے. تو ساری چیزیں اللہ تعالی ہی کی مخلوق ہیں. اور ہر چیز اسی کی قدرت اور مشیت سے ہونے والی ہے. اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَكِيْلٌ﴾ (الزمر:۶۲)

" اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے. اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے".

یہ مختصر سی معلومات اسلام اور ایمان کے بارے میں ہے. اگر کوئی مزید تفصیلات چاہتا ہے تو وہ اہل علم کی ان کتابوں کی طرف رجوع کرے جو تفصیل سے بیان کرتی ہیں.

اور اخیر میں ہم اس دین عظیم میں داخل ہونے والے ہر شخص کو اللہ کے تقوی اور دین پر قائم رہنے کی وصیت کرتے ہیں. اور اس بات کی بھی کہ وہ ہمیشہ ہمیش اللہ تعالی سے اس دین پر ثبات کے لئے دعا کرتا رہے. اور اسلام جیسی نعمت پانے کی وجہ سے اللہ کا شکر ادا کرتا رہے. اور ہم زیادہ سے زیادہ پڑھنے اور دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی وصیت کرتے ہیں. خصوصا قرآن مجید اور مختصر تفسیر وغیرہ جیسے تفسیر ابن سعدی۔ رحمہ اللہ۔ کیوں کہ دل اس کھیتی کے مانند ہے جسے ہمیشہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے. تا کہ اللہ کے حکم سے اپنے اندر سے ساگ سبزی، اور پھل فروٹ وغیرہ نکال سکے. ورنہ بغیر پانی کے زمین پژمردہ ہو جاتی ہے. اسی طرح دل بھی ذکر الہی اور قراءت قرآن سے زندہ رہتا ہے. اور غفلت یا ذکر الہی سے اعراض کرنے سے مر جاتا ہے.

اور ہم اسی طرح سے انھیں اس بات کی بھی وصیت کرتے ہیں. کہ وہ اپنی بیوی، بچے، والدین، بھائیوں اور بہنوں سب کو اسلام کی طرف دعوت دیں. اور یہ جان لیں کہ اگر کوئی آپ کے ہاتھوں اسلام قبول کرتا ہے. تو آپ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے. اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں. (لان يَهدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلا واحِدا خَيْر لكَ مِن حمر النعم).

"اگر اللہ تعالی آپ کے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت دیتا ہے تو یہ سرخ اونٹ (عرب کا قیمتی سرمایہ) سے افضل ہے"

اپنے آپ کو حقیر نہ جانیں اچھی بات، خط و کتابت اور کیسٹ وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالی نے کتنا عظیم فائدہ پہونچایا ہے. کتنے مرد اور عورت جو اپنے ملک میں تھے؛ لیکن جب انھیں اپنے کسی قریبی شخص جو مملکہ (سعودی عرب) میں اسلام لا چکے تھے کی طرف سے خط، یا کیسٹ ملی جس میں انھیں بھی اسلام کی طرف دعوت دی گئی تھی. تو وہ خط پڑھتے ہی، یا کیسٹ سنتے ہی اسلام پر ان کا دل فریفتہ ہو گیا. اور وہ۔ الحمد للہ۔ اسلام میں داخل بھی ہو گئے. اور ممکن ہے کہ ان کے ہاتھوں بھی ان کے اہل و عیال، اور کنبے قبیلے والے بھی اسلام قبول کر لیں. اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پوری کی پوری بستی اسلام میں داخل ہو جائے. جن سب کے اجر سے آپ نوازے جائیں.

اور اسی طرح سے اللہ کے فضل و کرم سے اسلام میں آنے والے ہم اپنے بھائی اور بہنوں کو وصیت کرتے ہیں. کہ وہ آپس میں تقوی کی، اچھی صحبت کی، ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کی، اور حق باتوں میں مدد کرنے کی وصیت کرتے رہیں.

پھر ہم یہاں ایک اہم بات کی طرف اشارہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں. اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے مسلم کفیلوں سے چاہے اس ملک میں، یا کہیں بھی اگر جھوٹ بد اخلاقی اور لوگوں کے ساتھ بد سلوکی جیسے برے تصرفات ہوتے دیکھیں. تو یہ نہ سمجھیں کہ دین اسلامی ان کی اجازت دیتا ہے؛ بلکہ اسلام ہر بھلائی کی طرف بلاتا،

اور برائی سے روکتا ہے. اوران غلطیوں کے کرنے والے یہ لوگ ہیں. جب کہ اسلام اس سے بالکل بری ہے.

ہمارے پیارے مسلم بھائی اور بہن !اگر آپ کو کوئی دینی، یادنیاوی معاملہ درپیش ہو تو آپ ہماری دینی اور دعوتی آفسوں سے رابطہ کریں. ان شاءاللہ آپ کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی.

انھیں چند سطور کالکھنا ہمارے لئے میسر ہو سکا. ہم اللہ۔جو برتر اور قدرت والا ہے۔کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں. کہ وہ ہماری اور آپ کی دعا قبول کرے. بیشک اس کی ذات قدرت اور طاقت والی ہے.

واللہ اعلم.

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد
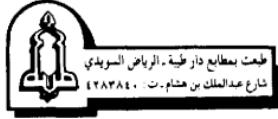
الطريق إلى النجاة
كيف تكون مسلماً؟
إعداد
فيصل بن سكيت السكيت
The Cooperative Office For Call & Guidance to Communities at Naseem Area
Riyadh -Al-Manar Area - Front of O.P.D of Al-Yamamah Hospital
Tel.: 2328226 - 2350194 - Fax: 2301465
P.O.Box: 51584 Riyadh 11553
أردو
٢٤